باب: 68

# جلال الدین سیوطیؒ

**(Jalaluddin Suyuti ra, 1445-1505 AD)**

السیوطی کا اصل نام عبد الرحمٰن ہے۔ آپ مصر میں دریائے نیل کے کنارے واقع ایک قدیم قصبہ سیوط میں پیدا ہوئے۔ جلال الدین آپ کا لقب ہے۔ یوں آپ جلال الدین السیوطی مشہور ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ابی بکر کمال الدین تھا۔ آپ کے جد اعلیٰ نے بغداد سے ہجرت کی اور مصر میں آبسے۔

سیوطیؒ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ پھر علوم درسیہ کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد نحو، فقہ، بیان، بدائع اور حدیث پڑھی۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ کمال الدین، شمس سیرامی، شمس فرومانی، شہاب الدین، عالم الدین اور محی الدین کافیجی کے نام نمایاں ہیں۔ آپ نے صرف 17 برس کی عمر میں اپنی تعلیم مکمل کرلی اور پھر فوراً ہی اساتذہ کی فہرست میں داخل ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی تصنیفات کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ آپ کا سب سے پہلا کام تعوذ یعنی **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم** اور تسمیہ یعنی **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** کی تشریح وتفسیر تھی، جسے آپ کے اساتذہ نے بہت سراہا۔

20 برس کی عمر میں جلال الدین سیوطیؒ نے پہلا حج کیا۔ پھر سیاحت کی غرض سے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ واپسی پر آپ نے درس وتدریس اور تصنیف وتحقیق کے ساتھ افتا کے فرائض بھی سنبھال لیے۔

السیوطیؒ نے علم وفکر میں بہت جلد ایک بلند مقام حاصل کرلیا۔ آپ کی تصنیفات وتالیفات کی تعداد 450 بتائی جاتی ہے۔ علم تفسیر میں آپ نے "جلالین" اور "دُر منصور" جیسی اعلیٰ کتابیں تحریر کیں۔ تفسیر جلالین نصف اول آپ نے صرف 40 دن میں لکھی۔ دراصل اس کام کو آپ کے استاد جلال الدین محلی نے شروع کیا تھا مگر وہ اسے مکمل نہ کرسکے تھے۔ اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ اس میں بہت کم الفاظ میں زیادہ مطلب بیان کیا گیا ہے۔ مولانا سلام اللہ رامپوری کے مطابق تفسیر جلالین کے مقابل سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ المزمل کے حروف شمار کیے گئے تو دونوں برابر تھے۔ السیوطیؒ کا کہنا تھا کہ "۔۔۔ مجھے شروع ہی سے اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ گذشتہ زمانے میں حدیث پر تو بہت کام ہوئے لیکن قرآن پر تفصیلی کام نہیں کیے گئے۔۔۔"۔ چناں چہ جلال الدین السیوطیؒ نے قرآن پر خود کام شروع کر دیا۔ آپ نے بہت سے تحقیقی کام کیے اور کئی کتابیں

Siddiqui Publications

لکھیں۔ ان میں التبحیر فی علوم التفسیر، کشف الظنون، ترجمان القرآن، لباب المنقول فی اسباب النزول اور اسرار التنزیل وغیرہ بہت اہم ہیں۔

حدیث پر بھی سیوطیؒ نے اسی قدر بڑا کام کیا۔ اس موضوع پر آپ نے دس جلدوں پر ایک کتاب "جمع الجوامع" مرتب کی۔ اس میں موطا کے علاوہ بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی کی روایات کو جمع کیا اور ساتھ ہی دس مسانید بھی شامل کیں۔ آپ نے ایک اور کتاب "الازھار المتناثرہ" بھی لکھی جس میں ایسی سو احادیث کو نقل کیا جنہیں تواتر کے ساتھ کم از کم دس صحابہ نے بیان کیا ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے تاریخ اسلام کا بھی تفصیلی مطالعہ کیا اور تاریخ نگاری کی۔ آپ کی تحریر کردہ کتاب "تاریخ الخلفاء" مشہور و مقبول بھی بہت ہوئی۔ اس میں آپ نے خلافت راشدہ سے لے کر خلافت عباسیہ کے اس وقت کے بادشاہ المتوکل علی اللہ عبد العزیز بن یعقوب (سنہ 903ھ / 1497ء) تک کے حالات کو پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں اہم تاریخی حقائق کے ساتھ وقائع اور سوانح نگاری بھی بہ کثرت ملتی ہے۔ اس کتاب کو لکھنے کے لیے آپ نے امام ذہبیؒ کی لکھی تاریخ کو زیادہ رجوع کیا۔ تاہم اس کے مآخذ میں تاریخ ابن کثیر، ابن حجر عسقلانی کی ابناء الغمر، خطیب کی تاریخِ بغداد، ابن عساکر کی تاریخِ دمشق اور دیگر مستند کتابوں کے نام بھی ملتے ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا نام، بلند پایہ عالم، مفسر، محدث اور مورخ کی حیثیت سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ آپ نویں صدی ہجری کے عالموں میں بلا شبہ اپنا ایک جدا تشخص رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی عمر کے آخری 20 سال گوشہ نشینی میں گذارے۔ اس میں عبادت، ریاضت، مطالعہ اور تصنیف و تالیف ہی آپ کی کل مصروفیت تھی۔

علامہ السیوطی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ تقاضوں سے بخوبی آگاہ تھے۔ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں "الخصائص الکبریٰ" لکھ کر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سچی محبت کا اظہار کیا۔ آپ کی تحقیق کے مطابق میلاد شریف کی اصل، سنت سے ثابت ہے۔

جلال الدین سیوطیؒ کے دل میں بزرگان دین کی محبت بھی موجود تھی۔ آپ شافعی مذہب پر کاربند تھے۔ آپ نہایت بااصول آدمی تھے۔ آپ کے دل میں مسلم امہ کی بہتری کا جذبہ بھی بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔

Siddiqui Publications